سرکاری دفاتر میں پابندیٔ نماز

وقت کا اہم ترین فیصلہ ناکام ہوتا نظر آرہا ہے

جناب محمد اسلم خاں میانوالی

نئے اسلامی سال کے آغاز پر صدرِ پاکستان نے ایک ایسے فیصلے کا اعلان کیا تھا جو کہ وطنِ عزیز کی تاریخ میں ایک انتہائی اہم فیصلہ تھا۔ صدرِ پاکستان نے تمام سرکاری، نیم سرکاری دفاتر میں پابندیٔ نماز کا حکم صادر فرمایا۔ اور ایک ایسے فرض کی پابندی کے لئے سرکاری حکم جاری کیا جو ارکانِ اسلام میں کلمۂ طیبہ کے بعد سب سے اہم رکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"الصلوٰۃ عماد الدین"

کہ "نماز دین کا ستون ہے"!

کوئی بھی چھت جسے ستونوں پر کھڑا کیا گیا ہو، ستونوں کے گر جانے کے بعد قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ اگر ایک ستون بھی ناکارہ ہو جائے تو اس کے گر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ـــــ کیا آج وطنِ عزیز کے کسی شہری سے یہ بات مخفی ہے کہ پاکستان کو حاصل کرنے کے لئے "لا الٰہ الا اللہ" کا نعرہ بلند کیا گیا تھا؟ اور رب العزت سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ اپنے لئے ایک علیحدہ خطۂ زمین حاصل کرنے کے بعد زندگی کے ہر پہلو کو، خواہ وہ سیاسی ہو یا سماجی، معاشی ہو یا معاشرتی، اسلام کے زریں اصولوں کی بنیاد پر استوار کیا جائیگا؟ ـــــ لیکن افسوس صد افسوس کہ اس ملک کے وجود میں آنے کے بعد اس نعرہ، اس وعدہ کو فراموش کر دیا گیا۔ جس کا نتیجہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اسلام ہی کی بابانگِ دہل مخالفت کی گئی، غیر اسلامی نظریات کا پرچار ہونے لگا، ملک دولخت ہو گیا ـــــ شراب عام ہو گئی، کرسیوں پہ براجمان صاحبِ اقتدار، اقتدار کے نشے میں خدا تعالیٰ کی حاکمیت کو فراموش کر کے اپنی کرسیوں پر بھروسہ کرنے لگ گئے۔ الغرض یہ ایک ایسا پر آشوب دور تھا کہ جس کو یاد کر کے ہر دردمند آنکھ خون کے آنسو روتی ہے اور ہر دل جو اسلام کی محبت سے سرشار ہے، مضطرب ہو جاتا ہے۔ آخر خدا خدا کر کے یکم محرم الحرام ۱۳۹۹ھ ۱۹۷۹ء کو صدرِ پاکستان نے تمام سرکاری و نیم سرکاری دفاتر میں نماز باجماعت

ادا کرنے کا حکم صادر کرکے اس فراموش شدہ عہد کی تجدید کی اور اسلامیانِ پاکستان کو شاہراہِ اسلام پر گامزن ہوجانے کی تلقین کی جس کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ وہ ملک، جسے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا مرکز بننا تھا، جس میں ترادِ نو کو اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے تیار ہونا تھا، اب اپنی کھوئی ہوئی منزل کو پا لینے والا ہے اور عنقریب وہ وقت آئیگا کہ پاکستان مکمل طور پر "ISLAMIC STATE" بن جائیگا اور یہاں سے نکلنے والی شعاعیں پوری دنیا کے مسلمانوں کے قلوب واذہان پر تعمیری اثر ڈالیں گی اور دوسرے اسلامی ممالک بھی اپنے ہاں اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں گے۔

پابندیٔ نماز کا فیصلہ اس لئے بھی اہم تھا کہ وہ تمام لوگ جو اب تک خفیہ طور پر الحاد و مادیت کا پرچار کرتے رہے ہیں، اب کھل کر سامنے آجائیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ نماز مومن اور کافر کی پہچان کا ایک ذریعہ ہے۔ حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے:

"الفرق بین المسلم والکافر الصلوٰۃ"!

لیکن افسوس تو صرف اس بات کا ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ کے سلسلے میں جو کوششیں کی جا رہی ہیں انہیں صرف دعوت وتبلیغ تک محدود رکھا جا رہا ہے۔ دعوت وتبلیغ تو ان لوگوں کے لئے ہیں جو کلمہ کے انکاری ہیں اور جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کو اپنا مقصودِ زندگی نہ بنایا ہو۔ لیکن اب دعوت بھی دی جا رہی ہے تو ان لوگوں کو جنہوں نے کلمہ طیبہ کو زبانی طور پر اپنی منزل قرار دے رکھا ہے لیکن اس انحراف کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ جو اسلام کو سیاست سے جدا تصور کرتے ہیں، جو اسلام کو فرسودہ قرار دے رہے ہیں اور اس کی حدود وقیود کو اپنے لئے عذاب تصور کرتے ہیں مگر پھر بھی دعویٔ مسلمانی کا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وطنِ عزیز میں اسلامی نظام کے مخالفین اہل کفار نہیں بلکہ خود مسلمان ہیں جنہیں یہ ڈر ہے کہ اسلام ان کی بساط الٹ دے گا، ان کی کارستانیاں ہر ایک کے سامنے آجائیںگی اور وہ عیاشیوں اور فحاشیوں کے اڈوں پر دادِ عیش دینے سے روک دیئے جائیں گے۔ ایسے لوگ کبھی بھی اسلام کو خوش آمدید نہیں کہیں گے اور نہ ہی وہ اقامتِ صلوٰۃ کے اہتمام کے متحمل ہو سکیں گے۔

شروع شروع میں چند دن تک بلاشبہ نماز کے سلسلے میں صدرِ مملکت کے اعلان پر عمل بھی ہوا۔ جونہی مؤذن نے اللہ اکبر کی صدا بلند کی، سرکاری دفاتر کا عملہ وضو کرنے کے لئے لپکا اور دیکھتے ہی دیکھتے مساجد میں تل دھرنے کی جگہ باقی نہ رہتی تھی۔ لیکن اب آہستہ آہستہ لوگ پھر پرانی روش کی طرف

(بقیہ بر صـ۲۲)